یورپ/امریکہ

برطانیہ: انگریزی چرچوں کی مردم شماری کے نتائج

"انگلینڈ میں اتوار کے روز چرچ جانے والے افراد کی تعداد میں معتد بہ کمی واقع ہوئی ہے۔ 1979ء اور 1989ء کے دوران میں ہر ہفتے دس ہزار افراد نے چرچوں میں جانا چھوڑ دیا۔ یوں چرچ سے فرار ہونے والے لوگوں کی کل تعداد پانچ لاکھ تک جا پہنچی ہے۔" مارک نیوز لیٹر (MARC Newsletter) کی رپورٹ کے مطابق "اس صورت حال کا تشویش ناک پہلو یہ ہے کہ چرچ سے لاتعلق ہونے والے 10 میں سے 7 افراد کی عمر 20 سال سے کم ہے۔"

" یہ پریشان کُن رجحانات انگلینڈ کے چرچوں میں اُس جامع مردم شماری کے دوران میں سامنے آئے جو مارک یورپ (MARC Europe) نے 1989ء میں کروائی تھی۔ آرک بشپ آف کینٹر بری نے اس مردم شماری کو انگلینڈ میں چرچ میں حاضر ہونے والوں کا مفصل ترین اور جامع سروے قرار دیا ہے۔"

"مردم شماری کا یہ منصوبہ تین سال میں مکمل ہوا۔ 36 ہزار سے زائد چرچوں کو سوالنامے روانہ کیے گئے۔ مردم شماری کے لیے اتوار کا ایک دن طے کر لیا گیا اور چرچوں سے اس دن کی حاضری کی بنیاد پر متعلقہ سوالنامہ پُر کرنے کی درخواست کی گئی۔ ستر فیصد سے زائد چرچوں نے سوالنامہ پُر کرنے میں تعاون کیا۔ 4 مارچ کو لندن چرچ ہاؤس میں چرچ رہنماؤں کے اجلاس کے موقع پر مارک یورپ نے باضابطہ طور پر اپنی تازہ ترین کتاب "کرسچین انگلینڈ" (مسیحی انگلستان) کی تعارفی تقریب کا اہتمام کیا۔ یہ کتاب "مارک یورپ" کے ڈائریکٹر پیٹر برائرلے نے لکھی اور اس میں چرچ مردم شماری کا بھرپور تجزیہ کیا گیا ہے۔

ترقی اور تنزّل

کچھ اطلاعات عیسائیوں کے لیے یقیناً اچھی ہیں۔ 25 اکتوبر 1989ء کے ایک سروے میں 37 لاکھ نوجوانوں نے جو انگلینڈ کی بالغ آبادی کا 10 فیصد ہیں، گھر پر آرام کرنے، باغیچے میں مصروف رہنے یا گھر کو بنانے سنوارنے کا سامان خریدنے میں وقت گزاری کے بجائے چرچ جانے کو پسند کیا۔ انگریزی چرچوں کا تنزّل رکتا جا رہا ہے۔ 1979ء اور 1985ء کے درمیان چرچ

کے حاضرین میں 7 فیصد کمی کے مقابلے میں 1985ء اور 1989ء کے درمیان یہ شرح ایک فیصد تک گر گئی ہے۔ چرچوں میں اضافے کے اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ دس سالہ عرصے میں آزاد چرچوں (ہاؤس چرچ، فیلو شپ آف انڈی پنڈینٹ ایونجلیکل چرچ اور کرسچین بردرن چرچ وجود میں آتے اور ختم ہوتے رہے۔) کی تعداد میں 42 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس میں ہاؤس چرچ کی حاضری میں 114 فیصد اضافہ بھی شامل ہے۔ 1985ء سے 1989ء کے دوران میں کرسمیٹک/ پینٹے کوسٹل چرچوں میں 34 فیصد، افرو کیربین چرچوں میں 4 فیصد اور 1985ء سے زوال پذیر بیپٹسٹ چرچوں میں 2 فیصد اضافہ ہوا۔

دیگر چرچوں میں حاضری کے تناسب میں کمی کا رجحان رہا۔ یہ تناسب یونائیٹڈ ریفارمڈ چرچوں میں منفی 18 فیصد، رومن کیتھولک چرچوں میں منفی 14 فیصد، میتھوڈسٹ چرچوں میں منفی 11 فیصد اور اینگلیکن چرچوں میں منفی 9 فیصد تھا۔

دو تہائی سے زائد چرچوں میں حاضری کا تناسب گذشتہ 10 سال کے عرصے میں جوں کا توں رہا۔

1980ء کے عشرے کے اواخر میں دو قسم کے چرچ، کرسمیٹک / پینٹے کوسٹل اور ایونجلیکل چرچ نئے افراد کی توجہ جذب کرنے میں کامیاب رہے۔ 1985ء اور 1989ء کے درمیانی عرصے میں کرسمیٹک چرچوں کی حاضری میں 7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ایونجلیکل چرچوں کے سلسلے میں یہ تناسب 2 فیصد تھا۔ دس لاکھ سے زائد افراد نے ایونجلیکل چرچوں میں حاضری دی جو تمام چرچوں میں حاضری کے تناسب کا 34 فیصد بنتا ہے۔ چرچ جانے والوں میں بالغ کیتھولکوں کی تعداد 14 لاکھ ہے۔

چرچ کون جاتا ہے؟

مردم شماری سے پتہ چلتا ہے کہ چرچ جانے والے 15 سال سے کم عمر کے نوجوانوں میں 14 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ جبکہ اس عمر کے نوجوانوں کی مجموعی آبادی میں کمی ایک فیصد ہوئی ہے۔ یہ رجحان میتھوڈسٹ اور اینگلیکن چرچوں میں زیادہ نمایاں ہے جو اس عرصے کے دوران میں ایک لاکھ 25 ہزار نوجوان حاضرین سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

20 سے 30 سال کی عمر کے لوگوں میں بھی چرچ جانے کا رجحان کم ہوا ہے جبکہ 45 سال سے زائد عمر کے لوگوں میں اضافہ ہوا ہے۔ چرچ جانے والوں میں مردوں کے مقابلے میں

عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ عورتیں کل آبادی کا 51 فیصد ہیں مگر چرچ جانے والوں کی تعداد میں عورتوں کا تناسب 58 فیصد ہے۔

صرف آزاد چرچوں میں مردوں اور نوجوان طبقے کی نمائندگی بہتر ہے۔ نیز ان چرچوں میں بچوں کی حاضری میں بھی اضافہ ہوا ہے۔"

مردم شماری کیوں؟

اگر ہمیں یہ علم نہیں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں تو ہمارے لیے یہ طے کرنا بہت مشکل ہے کہ ہم کہاں جائیں۔ صحیح معلومات اس لیے بھی ضروری ہیں کہ انگلینڈ کے بعض بڑے بڑے فرقوں نے 1990ء کی دہائی کو "عشرۂ تبلیغ" قرار دے رکھا ہے۔

قومی سطح پر چرچوں کے حاضرین میں کمی پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پیٹر برائیرلے نے امید ظاہر کی ہے کہ "مردم شماری کے نتیجے میں چرچوں کے کرنے کا جو کام سامنے آیا ہے، وہ اس کے حجم سے مایوس نہیں ہوں گے بلکہ وہ حقائق کو عملی اقدامات کے لیے بنیاد بنائیں گے۔"

اپنے وطن میں

پاکستان مسیحی لیگ کا ایک روزہ کنونشن

[ذیل میں پاکستان کی مسیحی برادری کے حوالے سے ایسی اطلاعات فراہم کی جارہی ہیں جو Focus میں جگہ نہیں پاسکیں۔]

پاکستان مسیحی لیگ نے سیالکوٹ میں ایک روزہ کنونشن منعقد کیا۔ صدارت کے فرائض پاکستان مسیحی لیگ کے صدر جناب فرانسس حیات نے ادا کیے۔ پارٹی کے چیف آرگنائزر جناب عزیز ہمدم نے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے اقلیتوں کے لیے طریقۂ انتخاب پر تنقید کی۔ اُنھوں نے کہا کہ "طویل جدوجہد کے نتیجے میں یہ نظریاتی اقلیت براہِ راست انتخابات کے ذریعے اب تک تین مرتبہ قومی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں میں اپنے نمائندے بھیج چکی ہے لیکن وہ دن دیکھنا نصیب نہیں ہوسکا کہ ہم بھی بساطِ سیاست پر برابر کے شہریوں کی طرح دیکھے جاتے ...